بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امریکہ اپنے خودساختہ بشار کے متبادل ڈھونڈنے سے پہلے ہی اس کے مسلمانوں کے ہاتھوں بربادی سے خوفزدہ ہے اس لیے وہ یمن والے حل کو دہرانے کی کوشش کررہا ہے اور اس توہم پرستی کے ساتھ فوجی مداخلت کے اشارے دے رہا ہے کہ وہ اسلام کے دوبارہ اقتدار میں آنے کو روکے گا

پیر 28/05/2012 کے دن امریکی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل مارٹن ڈیمپسی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا: ،، یقیناً امریکی وزارت دفاع، پینٹاگون،، شام میں جاری تشدد کو ختم کرنے کے لیے فوجی مداخلت کے آپشن کے لیے تیار ہے، یہ اچانک وضاحت امریکی وزیر دفاع پنیٹا، وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن اور خود صدر اوباما کے سلسلہ وار وضاحتوں کے بعد سامنے آیا کہ امریکہ شام میں فوجی مداخلت نہیں کرے گا کیونکہ اس سے معاملات پیچیدہ ہوجائیں گے، یہ وضاحت آخری بار ،، G 8 ،، اور اس کے بعد نیٹو کے اجلاس کے موقعے پر کی گئی۔

شام کے لیے امریکی پالیسی ان خطوط پر کاربند تھی کہ اپنے ساختہ بشار کے لیے اس وقت تک قتل وغارت اور خون خرابہ کے لیے راستہ صاف رکھا جائے جب تک کہ اس کا ایسا متبادل تیار نہ کیا جائے جو شام میں اس کے اثرونفوذ کے تسلسل کی حفاظت کرسکے، چنانچہ وہ اقتدار کی پرامن منتقلی کی آواز لگا کر، مذاکرات اور پے درپے مہلت کے ذریعے (بشار کے لیے) راستہ ہموار کرنے کی دلالی کرتا رہا تاکہ اپنے موجودہ ایجنٹ کے متبادل آنے والے ایجنٹ کو تیار کرنے سے فارغ ہوسکے.....گزشتہ تمام اقدامات، عرب مبصرین پھر عالمی مبصرین......اس سلسلے کی آخری کڑی کوفی عنان کے اقدامات ہیں جو اس نے عام امریکی پالیسی کی خدمت کے طور پر اٹھایا، خود عنان نے بھی اس کی وضاحت کی جس میں اس نے حکومت اور اپوزیشن کو مذاکرات کے میز پر مل بیٹھنے کی دعوت دی، اس نے کہا کہ اس کی ذمہ داری شام کے موجودہ جھگڑے کا حل نکالنا ہے، ممکن ہے اس کی ابتدا سیاسی طریقے سے ہو......

یقیناً عنان کی جانب سے یہ پیش رفت امریکہ کے خصوصی اقدامات ہیں، اس کا یہ دورہ الحولہ کے قتل عام کے فوراً بعد اور شام کی حکومت کے ساتھ بڑھتے ہوئے ڈپلومیٹک بائیکاٹ کے ماحول میں ہوا، جس میں شامی عوام کے لیے یہ پیغام تھا کہ صرف امریکی حل سے ہی شام کی حکومت سے نجات مل سکتی ہے، یوں امریکہ اپنے منصوبے کی مارکیٹنگ کررہا ہے: ایک مجرم حکومت جو انتہائی دیدہ دلیری سے نہتے شہریوں کے خلاف بھیانک جرائم کا ارتکاب کررہی ہے جبکہ جس پیش قدمی کی قیادت کوفی عنان کررہا ہے جو انسانیت کے خلاف جرائم پر پردہ ڈالنے کے فن کا ماہر ہے، بوسنیا میں اس کا کردار اس کا منہ بولتا ثبوت ہے، ہمارے حافظے میں بسنیا کے اس ہولناک خونریزی کی تصاویر ابھی تک محفوظ ہیں جب مغرب نے وہاں کے مسلمانوں کو ایک لمبے عرصے تک قتل اور ذبح ہونے کے لیے چھوڑ دیا جس میں سیر برنٹسا میں 8000 بوسنیائی مسلمان مرد اور بچے قتل کیے گئے، یہی کوفی عنان اس وقت اقوام متحدہ کے شعبہ امن کا ذمہ دار تھا، جب انہوں نے دیکھا کہ پلڑا مسلمانوں کا بھاری ہورہا ہے تب انہوں نے مداخلت کرکے اپنا ظالمانہ حل مسلط کردیا۔

جس طرح بوسنیا میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری دیکھ کر فوجی مداخلت کے حوالے سے امریکہ کا لہجہ بدل گیا تھا اور اس نے مسلمانوں کے زور کو توڑنے اور ان کو اپنے خودساختہ حل کو قبول کرنے پر مجبور کرنے کا ارادہ کیا، اسی طرح اب شام میں سربکف انقلابیوں کے پلڑے کو بھاری اور اپنے پالتو بشار کو ڈھگمگاتا دیکھ کر کہ وہ متبادل ایجنٹ کی دستیابی تک بھی ثابت قدم نہیں رہ سکتا تب امریکہ کا لہجہ بدل رہا ہے اور بشار کو قتل وغارت اور خونریزی کی مہلت دینے کی بجائے نظام کے اندر سے ہی تبدیلی اور بشار کی چھٹی کرکے اس کے نائب کو ذمہ داری سونپنا چاہتا ہے، جیسا کہ پہلے ہی قطر نے اس یمنی طرز کی طرف دعوت دی تھی لیکن اس وقت امریکہ اور شامی حکومت میں موجود اس کے پیروکاروں نے انکار کیا تھا، کیونکہ یہ طریقہ برطانیہ کا بنایا ہوا تھا، پھر وہی خود اس کی طرف آرہا ہے، چنانچہ اوبامانے ،،G8،، کے سربراہان پر بشار کی چھٹی کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اقتدار کی منتقلی کا یہی ماڈل شام میں بھی کامیاب ہوسکتا ہے.....امریکہ کے سیکیورٹی اڈوائزر تو ماس جونیلون نے بھی اس کا اقرار کیا کہ صدر اوبامانے روس کے وزیر اعظم میدیفیدف کے ساتھ کیمپ ڈیوڈ G8 کے اجتماع کے موقعے پر یمن کے طرز پر اقتدار کی پرامن منتقلی کا معاملہ زیر بحث لاچکا ہے، اور اوباما اور پوٹن کی ہونے والی پہلی ملاقات میں بھی یہہ بات چیت کا موضوع ہوگا.....

امریکہ اس بات کو جان چکا ہے کہ شام میں لوگ ایک ایجنٹ سے دوسرے ایجنٹ کو یا ایک قبیح چہرے کو اس سے بھی بدتر یا اس سے ذرا کم بدصورت چہرے سے بدلنے کے لیے نہیں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، بشار اس کا نائب یا اس کے نائب کا نائب یا اس کے سارے چمچے.....وحشیانہ جرائم اور خیانت میں برابر کے شریک ہیں، شام کے انقلابی اس کے سوا کسی متبادل پر راضی نہیں ہوں گے کہ اس نظام کو جڑوں سے نکال کر پھینک دیا جائے اور اسلام کے دارالحکومت شام میں اسلامی حکومت اور خلافت راشدہ کو قائم کیا جائے.....یہی وجہ ہے کہ امریکہ فوجی مداخلت کی دھمکی پر مجبور ہو گیا، چنانچہ امریکی فوج کے سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی کی مذکورہ وضاحت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ اگر شام میں اس کے اثر ونفوذ کو خطرہ ہو گیا تو عسکری مداخلت کا آپشن کھلا ہے، یہ شام میں نظام کو بدلنے کے لیے مداخلت نہیں جیسا کہ کچھ لوگ غلط فہمی سے ایسا سمجھ رہے ہیں، اس وقت اس قسم کے بیان کا مطلب یہ ہے کہ شام کی صورت حال اس قدر بگڑ چکی ہے کہ اس سے امریکی اثر ونفوذ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے، یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ بشار کی حکومت بھی اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ متبادل ایجنٹ کی دستیابی تک بھی قائم نہیں رہ سکتی، یہی وجہ ہے کہ امریکہ انقلابیوں کو ڈرانے کے لیے کہ وہ شام میں اسلامی حکومت قائم نہ کریں فوجی مداخلت کے شوشے چھوڑ رہا ہے کیونکہ اس کے بعد امریکہ ہمیشہ کے لیے اپنے گھر تک ہی محدود ہو گا کبھی واپس نہیں آئے گا۔

اے مسلمانوں: شام کی حکومت صرف داخلی طور پر انتشار کا شکار نہیں بلکہ اس کی بنیادیں ہی گرنے والی ہیں اور مختلف سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے اس مبارک انقلاب کا پلڑا بھاری ہوتا جا رہا ہے، ساتھ ہی لوگوں کی طرف سے افسانوی حد تک ایمانی ثابت قدمی اور نظام کو گرانے پر اصرار برقرار ہے، دمشق کے ہڑتال نے بھی واضح اشارہ دیا کہ بشار انتظامیہ اپنے قلعوں، جائے پناہ اور بیرکوں سے باہر نہ نکل سکی اور الحمیدیہ کا مشہور بازار بند کر دیا گیا، اس بعد اس کا جڑوان بازار الحریقہ اور العصرونیہ پھر ساتھ ہی مدحت پاشا کا ثقافتی بازار اور خالد بن ولید روڈ وغیرہ...... یوں دمشق کے دل کا اسٹرائیک نظام کے زہر خوری کی وجہ سے تڑپنے والے معدے کے لیے ایک اور مظبوط جھٹکا تھا۔

اے اللہ تعالی کے اذن سے نصر اور کامیابی کے شام کے انقلابی مسلمانوں:

علمبردار جھوٹ نہیں بولتے حزب التحریر مغرب اور اس کی حرکات سے تمہیں آگاہ کرتی ہے، خصوصی طور پر اس فیصلہ کن لمحے میں ان کے تمام اقدامات کو مسترد کرنے کا اعلان کرو اس اپوزیشن کو بھی اتار پھینکو جو مغرب کے زہر آلود حل کا مطالبہ کر رہا ہے، جو یوں ہے کہ اسد کے بعد شرع آئے گا جیسا کہ یمنی ماڈل میں ہوا کہ علی عبداللہ صالح کے بعد عبدربہ آیا، اسی حل کو اوباما نے پوٹن کے سامنے پیش کیا ہے، مغرب سے کسی بھی قسم کا رابطہ اور حل کے مطالبے کو ایسی عظیم خیانت سمجھو جس کو معاف نہیں کیا جا سکتا، امریکی فوجی کمانڈر کی طرف سے عسکری مداخلت کی دھمکی تمہیں خوفزدہ نہ کرے، جب تک تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ صادق ہو امریکہ اور اس کا ٹولہ اللہ کے اذن سے دم دبا کر بھاگے گا......تم اپنے مخلص فوج اور اپنی امت کی بھرپور توجہ سے اس نظام کے قلعہ قمع کرنے پر قادر ہو، جس طرح تم نے یہ اعلان کیا تھا کہ،، اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں جھکیں گے،، اسی طرح یہ اعلان بھی کرو کہ،، امریکہ کے سامنے نہیں جھکیں گے اور اس کے حل کو قبول نہیں کریں گے،،.....اعلان کرو کہ سازشوں کا زمانہ گزر گیا.....آج کے بعد تمہارا ہمارے اوپر کوئی غلبہ نہیں ہو گا......اعلان کرو کہ ہمارے انقلاب کا منزل مقصود مغرب بناوٹی کافر نظام اور اس کے سرکش ایجنٹوں سے مکمل آزادی ہے......ہم سوائے اسلام کے کسی اور چیز پر دین، حکمرانی اور نظام زندگی،، **خلافت علی منہاج نبوت**،، کے طور پر راضی نہیں ہوں گے.....اعلان کرو کہ شام کی سرزمین اسلام کی دارالحکومت ہے، عظیم معرکے کا میدان ہے، یہ تمام مکرو فریب کرنے والوں اور اس کے اور مسلمانوں کے حق جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کا قبرستان ثابت ہو گا، ﴿سیصیب الّذین أجرموا صغار عند اللہ وعذاب شدید بما کانو یمکرون﴾
ترجمہ:،، عنقریب ان مجرموں کو اللہ کی طرف سے ذلت اور شدید عذاب کا سامنا ہو گا جو چالبازیاں کرتے ہیں،،

8 رجب 1433

29/05/2012

حزب التحریر

ولایہ شام